

امام حسین علیہ السلام اور اہل بیت علیہم السلام

<?xml encoding="UTF-8">

بسم الله الرحمن الرحيم

پہلا حصہ: امام حسین علیہ السلام اور اہل بیت علیہم السلام

اعلیٰ والدین

حدیث-۱- قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ عَرَفَ حَقَّ أَبِيهِ الْأَفْضَلَيْنِ: مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَأَطَاعَهُمَا حَقَّ طَاعَتِهِ، قِيلَ لَهُ: تَبَحِّحْ فِي آيٍ جَنَانٍ شِئْتَ. [موسوعة كلمات الامام الحسين 590، ح 589]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو بہترین والدین (پدر طبعی) کی حق کو پہچانے۔ کہ وہ اپنے آپ کو یعنی حضرت محمد (صلي الله عليه و آله وسلم) اور علی (عليه السلام) کو پہچانے اور ان کی جتنا حق ہے اتنا ہی حق اطاعت کرے جیسے اسے کرنا چاہیے۔ جب اس سے کہا جائے: تم جس جنت میں اور جہاں کہیں بھی جگہ لینا چاہیے بیٹھ جائے۔

قیمتی جوابرات

حدیث-۲- قَالَ الْحُسَيْنُ (ع): نَحْنُ حِزْبُ اللَّهِ الْغَالِبُونَ، وَعِترَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْأَقْرَبُونَ، وَأَهْلُ بَيْتِهِ الطَّيِّبُونَ، وَأَحَدُ الثَّقَلَيْنِ الَّذِينَ جَعَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ثَانِي كِتَابِ اللَّهِ... [وسائل الشيعة، ج 18، ص 144]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ہم ہی، حزب اللہ ہیں، جیتیں گے۔ اور ہم ہی کے رسول خدا (ص) کے پاک و پاکیزہ خاندان و عترت رسول (ص) سے ہیں جو سب سے زیادہ ان سے قریب ہیں۔ اور ہم ان دو، مؤثر، اثر انگیز وزنوں میں سے ایک ہیں جن کو رسول خدا نے کتاب الہی قرآن کے برابر قرار دیا ہے۔

حبّ اہل بیت (ع)

حدیث-۳- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَحَبَّنَا لَا يُحِبُّنَا إِلَّا لِلَّهِ، جِئْنَا نَحْنُ وَهُوَ كَهَاتَيْنِ - وَقَدَّرَ بَيْنَ سَبَابَتَيْهِ - وَمَنْ أَحَبَّنَا لَا يُحِبُّنَا إِلَّا لِلدُّنْيَا، فَإِنَّهُ إِذَا قَامَ قَائِمُ الْعَدْلِ وَسِعَ عَدْلُهُ الْبِرَّ وَالْفَاجِرَ. [محاسن البرقی، ج 1، ص 134۔
بحار الانوار، ج 27، ص 90]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی ہم (اہل بیت) سے صرف خدا کی خاطر محبت کرتا ہے، ہم (اہل بیت) اور تم دونوں اس کی مانند (دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ساتھ آئیں گے اور جو کوئی ہم (اہل بیت) سے دنیا کی خاطر محبت کرے گا وہ اس (بھی مفید ہے) ہوگا جب امام زمانہ (عج) ظہور فرمائیں گے اور اس وقت پوری کائنات پر عدل و انصاف کا بھول بالا ہو گا۔

امام کی شناخت

حدیث-۴- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَخْلَقَ الْعِبَادِ إِلَّا لِيَعْرِفُوهُ، فَإِذَا عَرَفُوهُ عَبَدُوهُ، فَإِذَا عَبَدُوهُ اسْتَغْنَوْا بِعِبَادَتِهِ عَنْ عِبَادَةِ مَا سِوَاهُ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ بِأَبَى أَنْتَ وَأُمِّي فَمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَعْرِفَةُ أَهْلِ كُلِّ زَمَانٍ إِمَامَهُمُ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهِمْ طَاعَتُهُ» [علل الشرائع، ص ۹-تفسیر نور الثقلین، ج ۵ ص ۱۳۲]

امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کے پاس تشریف لاکر فرمایا:۔۔

اے لوگو! بے شک پروردگارِ عالم نے اپنے بندوں کو خلق نہیں کیا، مگر اپنی معرفت اور پہچان کے لئے۔ جب خلق خدا کو اس ذات الہی کی معرفت حاصل ہو جائے تو وہ اس ذاتِ اقدس کی عبادت کریں گے، اور جب وہ اس ذات الہی کی عبادت کریں گے، تو وہ کسی اور کی پرستش اور بندگی کے محتاج نہیں ہوں گے یعنی وہ مستغنی ہوں گے۔ کسی آدمی نے آپ (ع) سے عرض کیا: اے فرزند رسول خدا !

میرے ماں باپ کی جان آپ پر قربان!

خدا کی شناخت اور معرفت و علم سے کیا مراد ہے؟ تو آپ (ع) نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ ہمیشہ اپنے زمانے کے امام یا امام وقت کو جانتا ہو اور اس کی شناخت س حاصل کریں، وہ امام، جس کی اطاعت اور پیروی ان لوگوں پر واجب ہے۔

شناخت منافقین

حدیث-۵- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا وَوُلْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. [عیون اخبار الرضا، ج 2، ص 72۔ بحار الانوار، ج 39، ص 302]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منافقوں کو صرف علی ابن ابی طالب اور ان کی اولاد سے دشمنی سے ہی پہچانتے تھے۔ (یعنی منافق کی پہچان علی اور اولاد علی سے دشمنی ہے)

اہل بیت علیہم السلام پر آنسوؤں بہانے کی قدر

حدیث-۶- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً بِقَطْرَةٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ. [ينابيع المودة، ص 228- ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، محب الدین الطبری، ص ۱۹]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی شخص ہم (اہل بیت) پر ایک قطرہ آنسو بہائے گا پروردگار عالم، اس کو (قیامت کے دن) جنت عطاء کرے گا۔

فرزندِ حسین علیہ السلام کا ظہور

حدیث-۷- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، فَيَمْلَأُهَا عَذْلًا وَقِسْطًا كَمَا مُلِئْتُ جَوْرًا وَظُلْمًا، كَذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. [کمال الدین، ص 317 - بحار الانوار، ج 51، ص 133]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس دنیا میں ایک دن بھی باقی نہ رہے گا تو بھی پروردگار عالم، اس دن کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ میری اولاد اور میرے خاندان (اہل بیت) میں سے ایک فرد ظاہر ہو گا اور پوری کائنات کو اس طرح عدل و انصاف سے پر کرگا کہ جس طرح وہ ظلم و ستم اور جور سے بھری ہوئی ہو گی، اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔

شیعیانِ واقعی

حدیث-۸- قَالَ رَجُلٌ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَنَا مِنْ شِيعَتِكَ، قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَدْعِيَنَّ شَيْئًا يَقُولُ اللَّهُ لَكَ كَذِبْتَ وَفَجَزْتَ فِي دَعْوَاكَ، إِنَّ شِيعَتَنَا مَنْ سَلِمَتْ قُلُوبُهُمْ مِنْ كُلِّ غِشٍّ وَغِلٍّ وَدَغَلٍ، وَلَكِنْ قُلْ أَنَا مِنْ مَوَالِيكُمْ وَمُحِبِّكُمْ [بحار الانوار، ج 68، ص 156]

کسی شخص نے امام حسین علیہ السلام سے عرض کیا: اے فرزندِ رسولِ خدا (ص)، میں آپ کے چاہنے والوں اور

شیعوں میں سے ہوں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تقویٰ الہی اختیار کرو، خدا سے ڈرو! دیکھو! کسی چیز کا دعویٰ (اس طرح) مت کرنا: پروردگار عالم تم سے فرمائے کہ تم نے جھوٹ بولا ہے اور فحش و بدتمیز دعوے کیئے ہیں۔ یاد رکھنا! ہمارے شیعہ اور چاہنے والے ایسے ہوتے ہیں، جن کے دل و قلب ہر قسم کے کینہ، فریب، دھوکہ دہی، اور بگاڑ (ہر قسم کے نوعِ غلّ و غش) وغیرہ سے پاک ہوتا ہے، بلکہ اس طرح کہو! میں آپ کے موالی و محب یعنی دوستوں، مداحوں اور محبت کرنے والوں یا چاہنے والوں میں سے ہوں۔

دوسرا حصہ: امام حسین علیہ السلام اور اہداف، مواضع اور شعار امام حسین علیہ السلام اور زمانِ معاویہ

حدیث ۹- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: --- لَيَكُنْ كُلُّ امْرِيٍّ مِنْكُمْ جَلَسًا مِنْ اخْلَاسٍ بَيْتِهِ مَادَامَ هَذَا الرَّجُلُ حَيًّا فَإِنْ يَهْلِكُ وَأَنْتُمْ أَحْيَاءُ رَجَوْنَا أَنْ يُخَيَّرَ اللَّهُ لَنَا وَيُؤْتِنَا رُشْدَنَا وَلَا يَكِلَنَا إِلَى انْفُسِنَا، «إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ» [سورہ نحل، 128] [موسوعة كلمات الامام الحسين ص 205، ح 152]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:۔۔۔ تم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے گھر و ہمیں رہنا چاہیے (یعنی حرکت مت کرنا، بہتر ہے اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں)، جب تک یہ شخص (معاویہ) زندہ ہے، اس لئے جب وہ ہلاک ہو گیا تو، تم زندہ ہونگے، تو ہم امید رکھتے ہیں، کہ ہمیں خداوند عالم، نجات، رشد و رستگاری اور ترقی کا انتخاب فرمائے گا۔ اور ہمیں اپنے نفسوں پر چھوڑ دینا، (جیسا کہ قرآن نے وعدہ کیا ہے کہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور عمل صالح، نیک عمل انجام لاتے ہیں)۔

امام حسین علیہ السلام اور خاموشی

حدیث ۱۰- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: السَّيِّدُ ابْنُ طَاوُوسٍ: أَنَّهُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَعَلَى الْأَسْلَامِ السَّلَامُ إِذْ قَدْ بُلِيَتْ الْأُمَّةُ بِرَاعٍ مِثْلِ يَزِيدَ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ: الْخِلَافَةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى آلِ أَبِي سُفْيَانَ. (وعلى الطلقاء أبناء الطلقاء، فإذا رأيتم معاوية على منبري فابقروا بطنه، فوالله لقد رآه أهل المدينة على منبر جدي فلم يفعلوا ما أمروا به، فابتلاهم الله بآبنة يزيد، زاده الله في النار عذاباً) [موسوعة كلمات الامام الحسين (ع) 285، ح 252- الفتوح لابن أعثم، ج 5، ص: 17]

سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے نقل کی ہے کہ: امام حسین علیہ السلام نے (جب مروان بن حکم کی طرف سے یزید کی بیعت کی تجویز پیش کی تو آپ علیہ السلام نے جواب میں) فرمایا: (موجودہ صورت حال میں یہ کہا جانا چاہئے):

" إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ " وَعَلَى الْأَسْلَامِ السَّلَامُ "

اس قسم کے اسلام پر فاتحہ خوانی ہی کی جاسکتی ہے! کہ امت اسلامیہ کو یزید جیسے چرواہے نے گرفتار کر لیا ہے اور میں نے بذات خود اپنے کانوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ابوسفیان کے خاندان (آل ابی سفیان) پر خلافت حرام ہے۔

(اور ابن الطلقاء (آزاد کردہ اور نسل کش کی اولاد) کے بیٹوں اور اولادؤ!، پس تم نے معاویہ کومیرے منبر پر دیکھو، تو (اس وقت ، الے اہل مدینہ) تم اس کے پیٹ کو پھاڑ دو۔ خدا کی قسم مدینہ کے لوگوں نے (معاویہ کو) ہمارے جد امجد رسول خدا (ص) کے منبر پر دیکھا ، لیکن جس چیز کی امر اور دستور و حکم دیا گیا تھا اس پر عمل نہیں کیا۔ پس پروردگار عالم نے انہیں یزید جیسے عذاب اور بلاء میں مبتلا فرمایا۔ خدایا ان پر جہنم کی عذاب میں اضافہ فرما)

خواری و ذلت ہرگز

! حدیث-۱۱- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلَا وَإِنَّ الدَّعِيَّ ابْنَ الدَّعِيِّ قَدْ تَرَكَنِي بَيْنَ السِّلَّةِ وَالذَّلَّةِ، وَهَيْهَاتَ لَهُ ذَلِكَ مِنِّي! هَيْهَاتَ مِنَّا الذَّلَّةُ!! أَبِي اللَّهُ ذَلِكَ لَنَا وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَحُجُورٌ طَهَّرَتْ وَجُدُودٌ طَابَتْ، أَنْ يُؤْثِرَ طَاعَةَ اللَّئَامِ عَلَى مَصَارِعِ الْكِرَامِ. [موسوعة كلمات الامام الحسين عليه السلام 425، ح 412]

امام حسین علیہ السلام نے (عاشورا کے دن) فرمایا: آگاہ ہوجاؤ! اے کوفیو! یہ زنا زادہ (عبید اللہ) فرزند زنا زادہ (زیاد بن ابیہ) نے مجھ کو دو چیزوں کے درمیان کھڑا کر دیا ہے ، تلوار اٹھاؤں اور جنگ ہو یا ذلت اختیار کروں اور اس کی بات مان لوں، اور میں ذلت نہیں برداشت کرسکتا ہوں، ذلت و خواری اور رسوائی ہم سے بہت دور ہے !! پروردگار عالم، اس کے رسول، مؤمنین، اور پاکیزہ خطوط اور پاکیزہ نسبوں نے ہمیں پسند نہیں کیا ! کہ ہم عزت کے ساتھ لڑنے پر آپ کی فطرت کی بنیاد کو اختیار کریں۔ آئیے ہم عزت اور وقار کے ساتھ لڑنے کے بجائے اپنی فطرت کی بنیاد کو ماننے کا انتخاب کریں۔

اعلی موت

حدیث-۱۲- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَوْتُ فِي عِرٍّ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ فِي ذُلٍّ أَلَمَوْتُ أُولَى مِنْ رُكُوبِ الْعَارِ وَالْعَارِ أُولَى مِنْ دُخُولِ النَّارِ [موسوعة كلمات الامام الحسين عليه السلام 499، ح 289]

امام حسین علیہ السلام نے (یوم عاشورہ) فرمایا: ذلت کی زندگی سے عزت اور وقار کی موت بہتر ہے۔ شرم و ذلت کی سواری سے موت بہتر ہے۔ اور ذلت و خواری سے آتش میں داخل ہونا بہتر ہے

آزاد آدمی

حدیث-۱۳- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيَحْكُمُ يَا شَيْعَةَ آلِ أَبِي سُفْيَانَ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينٌ وَكُنْتُمْ لَا تَخَافُونَ

الْمَعَادَ فَكُونُوا أَحْرَاراً فِي دُنْيَاكُمْ. [بحار الانوار، ج 45، ص 51-مقتل خوارزمی، ج 2، ص 33]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

اے سفیان کے پیروکارو! تم پر افسوس! اگر تمہارا کوئی دین نہیں ہے اور قیامت اور معاد سے ڈرتے نہیں ہے تو کم از کم اپنی دنیا میں آزاد انسان بن کر رہو۔

امام حسین علیہ السلام اور موت و حیات

حدیث-۱۴- قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَيْسَ شَأْنِي شَأْنُ مَنْ يَخَافُ الْمَوْتَ، مَا أَهْوَنَ الْمَوْتُ عَلَى سَبِيلِ نَيْلِ الْعِزِّ وَإِحْيَاءِ الْحَقِّ، لَيْسَ الْمَوْتُ فِي سَبِيلِ الْعِزِّ إِلَّا حَيَاةً خَالِدَةً وَلَيْسَتْ الْحَيَاةُ مَعَ الذُّلِّ إِلَّا الْمَوْتُ الَّذِي لَحَايَاةً مَعَهُ، أَقْبِلِ الْمَوْتَ تُخَوِّفُنِي... وَهَلْ تَقْدِرُونَ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ قَتْلِي؟! مَرْحَبًا بِالْقَتْلِ فَيَسْبِيلُ اللَّهِ، وَلَكِنَّكُمْ لَا تَقْدِرُونَ عَلَى هَذَا مَجْدِي وَمَخَوِّ عِزِّي وَشَرَفِي. [کلمات الامام الحسین علیہ السلام، 360، ح 348]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میری شان اور مقام اس شخص کا نہیں جو موت سے ڈرتا ہے، میرے لئے عزت کی حصول اور احیائے حق کے راہ میں جان دینا کتنا آسان ہے، (میں سمجھتا ہوں کہ) عزت کی راہ میں مرنا حیات جاودانی کے سواء کچھ نہیں۔ لیکن، اور ذلت کی زندگی و حیات (میرے نزدیک) ابدی موت کے سوا کچھ نہیں اور کیا تم مجھے موت سے ڈرا رہے ہو؟!۔۔۔ کیا تم مجھے مارنے سے زیادہ کچھ کر سکتے ہو؟! خدا کی راہ میں مرنا کتنی خوشی کی بات ہوگی لیکن (یاد رکھو) تم میری شان و شوکت اور منزلت کو ختم نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی میری عزت و آبرو کو تباہ کر پائیں گے۔